بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی فکر کیجئے

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ﴿یا أیھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً وقودھا الناس والحجارۃ﴾ (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچائیں جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے) آیت کریمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ انسان کو سب سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے، اپنے گھر والوں، اپنے اہل وعیال اور اپنے احباب ومتعلقین کے عقائد واعمال کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے، اصلاح کے کام کا آغاز خود اپنی ذات، اپنے گھر، اپنی اولاد سے کرنا چاہیے۔

آج کا المیہ یہ ہے کہ ہر شخص، دوسروں کی اصلاح کی فکر تو کرتا ہے، دوسروں کے اعمال کا جائزہ تو لیتا ہے، دوسروں کی زندگیوں پر تنقیدی نگاہ ڈالتا ہے لیکن اس سے خود اپنی اصلاح کی فکر نہیں رہتی، اپنے گھر، اپنے بچوں، اپنے اقرباء کی اصلاح کی فکر نہیں ہوتی، وہ اصلاح کا آغاز، دوسروں سے کرنا چاہتا ہے، وہ برائیوں میں مبتلا ہو کر، دوسروں سے برائی کے خاتمے کی خواہش رکھتا ہے، وہ معاشرے کے بگاڑ وفساد کا رونا روتا ہے لیکن سامنے کی یہ حقیقت بھول جاتا ہے کہ وہ خود نیکی کی راہ پر گامزن ہوگا تو معاشرے میں ایک برے فرد کی کمی اور ایک اچھے فرد کا اضافہ ہو جائے گا......

حقیقت یہ ہے کہ جنہیں اپنی فکر لگی رہتی ہے، اپنے اعمال کے محاسبے کی عادت ہوتی ہے، اس کے پاس اس قدر وقت نہیں ہوتا کہ وہ دوسرے لوگوں کے اعمال کا جائزہ لیتا پھرے، ان پر جا وبے جا تنقید کرتا رہے...... انسان کی اپنی زندگی جب بنتی ہے، اس میں اعمال صالحہ کی خوشبو سے مہک پیدا ہوتی ہے تو وہ خود بخود دوسروں کے لئے چراغ ہدایت بن جاتا ہے۔

اگر ذرا غور کیا جائے تو بڑی آسانی کے ساتھ آدمی اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ آج ہماری قومی، ملی، سیاسی،

انتظامی اور معاشرتی ناہمواریوں کا ایک بڑا سبب اپنے ذمہ حقوق کی ادائیگی کی بجائے، دوسروں سے اپنے حقوق کی وصولی کی فکرمندی ہے، ہر ایک کو یہ شکایت رہتی ہے کہ اس کا حق نہیں دیا جارہا، حکومت کو عوام سے شکایت ہے کہ وہ سرکاری اور قومی مراعات حاصل کرتے ہیں لیکن واجبات کی ادائیگی نہیں کرتے، عوام کو حکومت سے گلہ ہے کہ انہیں مملکت کے ذمے واجب حقوق نہیں مل رہے، مزدور مالک سے بروقت حق نہ ملنے کی شکایت کرتا ہے اور مالک مزدور سے کام چوری کا شاکی ہے، اداروں کی طرف نظر اٹھایئے تو انتظامیہ اور ورکروں کو ایک دوسرے سے شکایت ہے اور ہر ایک اپنے حق تلفی کا شاکی ہے، معاشرتی ناہمواریوں میں بھی یہی رویہ کارفرما ہے، رشتہ داروں میں شکوے اور گلے عام ہوتے ہیں اور ہر ایک کو دوسرے سے حقوق نہ ملنے کا گلہ اور شکایت ہے!

اپنے حقوق کی وصولی کے لئے تنظیمیں بنائی جاتی ہیں، اور حقوق کی وصولی کے لئے جنگیں لڑی جاتی ہیں...... لیکن اگر ہم سب اس کے ساتھ ساتھ اپنے ذمے دوسروں کے حقوق کی فکر شروع کردیں، اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا شروع کردیں اور اپنے حق وصول کرنے سے پہلے، اپنے ذمہ واجب حقوق کی ادائیگی کے لئے فکرمند ہوجائیں تو ہماری اکثر ناہمواریوں کا حل نکل آئے گا۔

حکمرانوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوجائے، عوام اور رعایا کو ادائیگی حقوق کا احساس ہوجائے، قومی اور نجی اداروں میں ہر ایک کو لینے سے پہلے دینے کی فکر لاحق ہوجائے، معاشرے میں ہر ایک فیض یاب ہونے کی بجائے، اس جذبے سے سرشار ہوجائے کہ وہ دوسروں کو کیسے فائدہ پہنچائے اور ان کے شرعی اخلاقی اور معاشرتی حقوق کیسے ادا کرے تو ہماری قومی، ملی اور نجی زندگی میں انقلابی مسرتیں کھل سکتی ہیں......

یہ کام انقلابی بنیادوں پر کرنے کا ہے، قوموں کے بگڑے ہوئے مزاج، آسانی سے نہیں بدلتے، اس کے لئے طویل محنت اور مسلسل تربیت درکار ہوتی ہے، یہ محنت اور تربیت، ایک تعلیمی ادارہ کا استاذ، ایک مسجد کا امام، ایک جماعت کا مبلغ، سیاست کا ایک رہنما اور حکومت کا ایک افسر کرسکتا ہے، اس تربیت کو ہر سطح پر عام کرنے کی ضرورت ہے، تب فرد اور قوم کے اندر یہ فکر پیدا ہوگی! اور جب یہ فکر عام ہوگی تو ہمارے سارے نہیں تو بہت سارے مسائل حل ہوجائیں گے!

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

☆☆......☆☆